

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

قسط (۱۵)

عہد طابعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۶ء

محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی عمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عہد الحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ ہمزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیق عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس ننھوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے خطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی تسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

شیخ الحدیث کا جمیعت علمائے اسلام کے مرکزی مجلس عاملہ کا رکن منتخب ہونا:

(۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء) مرکزی جمیعت علماء اسلام نے والد صاحب کو مرکزی مجلس عاملہ کا رکن منتخب کیا ہے۔ والد ماجد کو آج ڈھاکہ ہنگال میں مرکزی مجلس عاملہ کے ہونے والے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ ملا لیکن والد ماجد نے شرکت سے معذرت کا اظہار کر دیا ہے۔

جمیعت الطلہ کی سالانہ کانفرنس اور اکابرین کی تقاریر:

(۱۱ فروری ۱۹۵۶ء) جمیعت الطلہ کی سالانہ کانفرنس چار رشتوں پر مشتمل (گزشتہ روز) کل تک جاری رہی۔ مولانا شمس الحق افغانی، مولانا عبدالمتان ہزاروی، مولانا محمد امین راولپنڈی اور مولانا گل بادشاہ شاہ طوروی نے تقریریں کیں۔ مولانا شمس الحق افغانی نے صبح ایک گھنٹہ تک درس قرآن بھی دیا۔

ہسپتال سے والدہ محترمہ کی واپسی:

(۱۱ فروری ۱۹۵۶ء) بندہ پشاور سے واپس ہوا والدہ محترمہ علاج کے لئے لڈی، ٹیک ہسپتال میں مقیم تھیں بندہ بھی ان کے ہمراہ تھا۔

دیرینہ تمناؤں آرزوؤں اور پیہم جستجو کے بعد الہلال کی زیارت:

(۱۵ فروری ۱۹۵۶ء) کافی عرصہ کے دیرینہ تمناؤں آرزوؤں اور پیہم جستجو و تلاش کے بعد حضرت امام الہند آزاد کی ”الہلال“ کے چند نمبر عاریتاً دیکھنے کے لئے مل گئے۔ فالحمد للہم الحمد للہ۔ رات کو دیر تک الہلال کے پرچے دیکھتا رہا یہ پرچے ۱۹۱۳ء کے پہلے شش ماہی کے ہیں اس میں اکثر جی مضامین مولانا مدظلہ کے قلم کے شہ پارے ہیں جو کہ جنگ بلقان اور ترکی وغیرہ کے احوال پر مشتمل ہیں سعادت مند ہیں وہ روحیں جنہوں نے لاکھوں پڑمردہ و نیم بکل روحوں اور دلوں کو جذبہ اسلام و جہاد حریت سے سرشار کر دیا اور ان میں خدمت دین اور استقلال و استقامت کی روح پھونک دی۔ ہرگز نہ میرا دل نکلے دلش زندہ شد بہ عشق شہت است بر جریدہ عالم دوام ما ہمارے لئے تو ان ہی چیزوں میں درس عبرت ہے کاش سمجھنے والے سمجھ جائیں

واذالم تر الہلال فسلم لاناں رواہ بالابصار

الہلال سے چند منتخب اشعار

میری جانب سے اسے نذر دعا کی پہنچے	فاصلہ کچھ بھی نہیں رگ جاں سے لب تک
جس کی جانب سے مجھے تھم غم پہنچا ہے	آمری جاں کہ لب پر مرادم پہنچا ہے
غم تمنا، غم حوادث غم محبت، غم زمانہ	ہر ایک منزل کٹھن ہے مگر گزر رہا ہوں مجاہدانہ
خواہی کہ عیب ہائے تو روشن شود ترا	یک دم منافقانہ، نشستن در کیوں خویش
زبان ز لطف فردماند و راز من باقی ہست	بضاعت خن آفرشد و خن باقی ست

الہلال اور دیگر مضامین آزاد سے مزید منتخب اشعار

چو پرش گنہم روز حشر خواہد شد	تسکات گناہان غلق یا ری کند
کعبہ را ویراں کن اے عشق کا نجا یک نفس	گہہ گہے پسماندگان عشق منزل می کنند
انداز جنوں کو نساہم میں نہیں مجنوں	پھر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے
بدنامی حیات دو روزے نہ بود بیش	آن ہم کلیم ہاتو چگویم چنٹاں گزشت
یک روز صرف بسن دل شد ہاں و آں	روزے و گزشتہ دل زیں و آں گزشت

(۲۸ فروری ابوطالب کلیم تذکرہ ص ۳۷)

گرمن آلودہ دامن چہ عجب ہمہ عالم گواہ عصمت اوست (الہلال ص ۲۷۶)

اس وقت ہے دعا واجابت کا وقت میر
اک نعرہ تو بھی پیشِ صبح گاہ کر
وہ طبقہ ہائے زلف کین میں ہیں اے خدا
رکھ لیجیو میرے دعویٰ وارثی کی شرم
(مقامین ابوالکلام)

یاد دل پہ کوئی زخم نہ تھا جز نمودوداغ
یا اب یہ بڑھ گیا ہے کہ ناسور ہو گیا
اگر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم
جنت تمام کرتے ہیں آج آسمان سے ہم
نہ پہنچی ضعف سے لب تک دعائی ورنہ سدا
درو قبول تو اس آرزو میں باز رہا!

○

شیخ الاسلام مدنی مدظلہ (درمدح)

حرم کی سرزمین، طیبہ کی وادی، گنبدِ حضرا
رہے ہیں مدتوں تک راز داراں حسین احمد
کراچی، مالٹا، نئی، مراد آباد کے زندان
بصد شوق عقیدت ہیں ثناء خواں حسین احمد
رشید وقاص و محمود کے جلوؤں کا آئینہ
ولی اللہ کا پرتو زبہ شان حسین احمد
فریدی رنگ لائے گی محبت شیخ اعظم کی
کہ ہوگا حشر تیرا زیر دامن حسین احمد
(مولانا نسیم احمد فریدی امر وی (۱) الجمعۃ جمعۃ العلماء نمبر ۷-۷-۲۰۱۲)

خوش زمرہ، گوشہ تنہائی خوشم
از جوش و خروش گل و بلبل خبرم نیست

احوال و کوائف دارالعلوم

تعمیرِ حقانیہ میں پہلی نماز اور دعا شیخ الحدیث:

ہفت روزہ خدام الدین میں دارالعلوم کی تعمیر کے حوالے سے اپیل شائع ہوئی۔
۹ مارچ دارالعلوم حقانیہ (نئی تعمیر) کے مغربی سمت دارالاند ریس کی چھتوں پر آج پہلی مرتبہ شام کی نماز والد ماجد کے
ساتھ پڑھی دیگر اکابرین بھی تھے نماز کے بعد والد ماجد نے ایک طویل پردرد (خشوع و خضوع والی) دعا کی۔

دارالعلوم کے سالانہ تحریری و تقریری امتحانات کا انعقاد:

(۱۵ مارچ یکم شعبان) دارالعلوم کے سالانہ تقریری (زبانی) امتحانات شروع ہوئے۔

۹ مارچ دارالعلوم کے سالانہ تحریری امتحانات شروع ہوئے۔

ختم بخاری شریف اور شیخ الحدیث کا خطاب:

(۲۶ مارچ) سالانہ امتحانات ختم ہوئے نماز عصر کے بعد ختم بخاری شریف ہوا جس میں اکوڑہ خٹک کے علماء کرام

اور دارالعلوم کے طلباء و اساتذہ نے شرکت کی والد صاحب نے سوا گھنٹہ فضاء دورہ حدیث اور طلباء کرام کو پسند و نصیحت فرمائی۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز ختم کلام پاک اور درس افتتاحی ترمذی سے:

(۲/ جون ۲۲ شوال) دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ والد ماجد نے ۲ گھنٹہ تک طلباء کو نصائح بیان فرمائے۔

علامہ مناظر احسن گیلانی کے بارہ میں تعزیتی جلسہ:

(۵/ جون) علامہ مناظر احسن گیلانی کی وفات پر دارالعلوم میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں والد صاحب نے گھنٹہ بھر خطاب کے دوران علامہ گیلانی صاحب کے دینی و مذہبی کارناموں اور ان کی عظمت و جلالت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں ختم قرآن اور دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

علامہ بشیر الابرہیمی اور شیخ احمد بودا کی دارالعلوم آمد اور جلسہ سے خطاب:

(۱۹/ جون) الجزائر کے مشہور حریت پرست لیڈر 'جمعیۃ العلماء المسلمین الجزائر' کے صدر علامہ بشیر الابرہیمی اور مشہور جو شیلہ و مخلص لیڈر استاد احمد بودا ظہر کے بعد دارالعلوم تشریف لائے دارالعلوم کا معائنہ کیا بعد میں رات کو والد صاحب کی صدارت میں عظیم جلسہ ہوا جس میں ہر دو حضرات نے تقریریں کیں۔ علامہ ابراہیمی نے دارالعلوم کے خدمات کی تحسین فرمائی اور علماء دیوبند دارالعلوم دیوبند کو خراج عقیدت پیش کیا۔ دیوبند کے علماء کے کارناموں کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے طلباء دارالعلوم حقانیہ کو پسند و نصیحت کی اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ بھی بہت جلد دارالعلوم دیوبند کی طرح یا اس سے بھی بڑھ کر ثابت ہوگا یہ حضرات جمعہ کے دن یہاں سے واپس ہوئے۔

مولانا محمد شفیق فاضل دیوبند و مدرس دارالعلوم حقانیہ کا سانحہ ارتحال

۱۰ اگست مطابق ۳ محرم افسوس کہ جمعہ کی شب تقریباً ایک بجے مولانا محمد شفیق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ فاضل دیوبند راولپنڈی کے فوجی ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم عرصہ سے مرض قلب میں مبتلا تھے کئی شوکت حسن نے بدھ کے دن ان کے دل کا آپریشن کیا، دو دن ہوش میں رہے، مگر نامرادی کے عالم میں طائر موت سر پر آ بیٹھا۔ مرحوم نہ صرف والد صاحب کے تمیز بلکہ رفیق دیوبند بھی تھے دارالعلوم میں قیام دارالعلوم کے ساتھ آپ کی تقرری ہوئی۔ جمعہ کے روز اپنے آبائی قبرستان واقع مغلکی تحصیل نوشہرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ حضرت والد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی دارالعلوم کے تمام طلبہ اور اساتذہ بھی شریک تھے اور آپ کے ایصالِ ثواب کیلئے دارالعلوم میں ختم کلام پاک کا اہتمام بھی کیا گیا۔

سہ ماہی امتحانات کا انعقاد: دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات ۸ ستمبر بروز ہفتہ شروع ہو کر بدھ ۱۲ ستمبر تک

جاری رہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس جدید تعمیر میں مدرسہ منتقل کرنے کا فیصلہ: دارالعلوم حقانیہ کے جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا تیسرا سالانہ اجلاس منعقد ہوا، اراکین نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اجلاس کی صدارت میاں رسول شاہ کا خیل نے فرمائی والد صاحب نے سالانہ بجٹ پیش کیا، اس سال دارالعلوم کو مختلف مدت سے 100676 آمدنی ہوئی، خرچ 88248 ہوا۔ آئندہ سال کے لئے بجٹ 168448 پیش ہوا جو اتفاق سے منظور کیا گیا، اجلاس میں ایک طباعتی مشین کی خریداری اور دارالعلوم میں دارالتحیید والقرأت اور شعبہ خط و کتابت کے اجراء کا فیصلہ ہوا، سالانہ جلسہ کے انتظامات کیلئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ دارالاقامہ اور جامعہ مسجد کی تعمیرات وغیرہ کے لئے تعمیری کمیٹی کو (کامل) اختیار دیا گیا۔ اجلاس میں مولانا شفیق صاحب، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، علامہ گیلانی، مولانا عبداللہ کندیاں شریف کے وفات پر اظہار تعزیت کی گئی۔ ارکان شوریٰ نے قدیم مدرسہ (مسجد) سے جدید تعمیر میں منتقل ہونے کا فیصلہ بھی کیا، اس عظیم و شاندار تعمیر میں اس قسم کا یہ پہلا اجتماع تھا خداوند کریم آغاز کو مبارک و مفید ثابت کرے۔ اس اجلاس میں علماء و شرفاء خوانین اور سادات کرام نے شرکت کی، ابجے اجلاس بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

مصرفیات شیخ الحدیث:

مدرسہ عثمانیہ کے امتحان کے لئے جانا:

۲۱ مارچ والد ماجد جامعہ عثمانیہ کے امتحانات لینے کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے۔

اشرفیہ کے اجتماع میں شرکت درس قرآن اور صدارت جلسہ

(۲۳ تا ۲۵ مارچ) والد ماجد جامعہ اشرفیہ لاہور کی سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

جہاں اگلی صبح ہفتہ کے روز درس قرآن دیا اور شام کو جلسہ کی صدارت فرمائی اور پھر اس اجتماع سے خطاب بھی فرمایا۔ ۲۵

مارچ کو خیبر میل (ریل گاڑی) کے ذریعہ لاہور سے واپسی ہوئی۔

انجام میں شیخ الحدیث کا خطاب شائع ہوا۔

۲۸ مارچ اخبار ”انجام“ پشاور میں والد صاحب کی لاہور (جامعہ اشرفیہ) والی تقریر شائع ہوئی۔

دارالعلوم سرحد پشاور میں فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر مفصل خطاب:

۳۰ مارچ والد ماجد دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت کے لئے پشاور گئے، جہاں جلسہ کی صدارت بھی فرمائی، اور

فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر مفصل خطاب بھی فرمایا۔

بنوں تبلیغی دورہ ۶ اپریل والد صاحب بنوں (تبلیغی دورہ) سے واپس تشریف لائے۔

دارالعلوم کی افتتاح کیلئے والد ماجد کی طرف سے حضرت مدنی کو پاکستان آنے کی دعوت اور انکا جواب:

۸ اپریل والد ماجد کو شیخ الاسلام حضرت مدنی کا مکتوب ملا جس میں شیخ الحدیث کے تقاضے پر پاکستان آنے کے سلسلے میں حضرت مدنی نے لکھا ہے۔ ازراہ مزاح و تفسن ”میں بوڑھا ہو چکا ہوں میں اب جیل نہیں جاسکتا، لیکن مجھے کبھی برداشت نہیں کر سکتے“ یاد رہے کہ یہ خط و کتابت والد ماجد کی طرف سے دارالعلوم کی افتتاح کرنے کیلئے ہو رہی ہے۔

احیائے سنت اور ترک رسومات کی تحریک:

رمضان ۱۳۷۵ھ میں خان اعلیٰ حاجی محمد زمان خان صاحب مرحوم کی تحریک و مشاورت سے مولانا عبدالحق صاحبؒ نے اصلاح رسوم بسلسلہ شادی بیاہ کا نہایت دلچسپی سے آغاز کیا کہ شادیاں شرعی طریقہ سے سادہ طور پر منائی جائیں۔ جہیز کی لعنت کی وجہ سے بے شمار لڑکیاں بیٹھی رہتی تھیں اس سے قبل حاجی صاحب ترنگڑی نے اس ملک میں یہ قدم اٹھایا تھا وہ اکوڑہ خٹک بھی اس سلسلہ میں تشریف لائے تھے اور ایک دن میں بیس نکاح سادہ طور پر انجام پائے۔ والد صاحب نے اس سال ۷۵ھ میں عید الفطر کے موقع پر یہ تجویز مدلل اور مفصل طور پر عوام میں پیش کی۔ وعظ کا خوب اثر ہوا اور کئی آدمی اسی مجمع میں کھڑے ہو کر آمادہ عمل ہو گئے اور اعلان کیا کہ ہم آج ہی بغیر کسی رسم و رواج کے اپنی لڑکیوں کے بیاہنے کیلئے تیار ہیں یہ سلسلہ تمام گاؤں میں بچھ لگھ جاری ہوا اور چند دن میں درجنوں نکاح ہوئے والد ماجد ہر تقریب میں ترک منکرات اور ترک رسومات کی اہمیت اور اس کی اخلاقی اقتصادی خرابیوں پر روشنی ڈالتے رہے پھر یہ تحریک آس پاس کے علاقوں میں بھی پھیلی اور پورے علاقہ میں چھا گئی۔

شرعی احکام کے مطابق شادیاں:

(یکم جون) آج اسلام آباد (میرہ) مصری باغہ میں شرعی احکام کے مطابق رسم و رواج سے پاک شادیوں کی تقریب میں شرکت کے لئے والد صاحب دیگر علماء کے ساتھ تشریف لے گئے اور نکاح پڑھوائے۔

موضع جلوزئی میں مذہبی جلسہ سے خطاب:

والد ماجد جلوزئی تشریف لے گئے جہاں رات کو ایک بڑے مذہبی جلسہ عام سے خطاب فرمایا:

پاڑا چنار اور پشاور کے سیرت النبی ﷺ جلسوں میں خطاب:

(۱۱ اکتوبر ۱۱ ربیع الاول) والد ماجد پاڑہ چنار کے تبلیغی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج روانہ ہوئے۔ رات کا قیام پشاور میں کیا۔

۱۲ ربیع الاول: پشاور میں والد صاحب نے سیرت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی اور سیرت النبی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعد میں والد ماجد پشاور سے پاڑہ چنار روانہ ہوئے، ٹل پہنچنے پر بعض سرکردہ احباب نے خیر مقدم کیا، وہاں سے بذریعہ کار روانہ ہوئے، صدمہ کے مقام پر دو ہزار افراد نے استقبال کیا۔ کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد روانگی ہوئی، راستہ میں مختلف مقامات کو استقبالی بینرز اور دروازوں سے سجایا گیا تھا، پاڑہ چنار سے ۸ میل باہر اراکین سیرت کمیٹی اور کثیر تعداد میں عام لوگوں نے استقبال کیا۔

۱۴ ربیع الاول: پاڑہ چنار کی سیرت کانفرنس کے آخری نشست میں والد صاحب نے کئی گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے لئے پھر صدمہ پہنچے۔ ہفتہ کی رات یہاں بھی ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کی۔

ٹل میں مدرسہ عربیہ کا معائنہ:

۱۵ ربیع الاول: صدمہ سے رخصت ہو کر دوپہر کو ٹل پہنچے جہاں اراکین مدرسہ عربیہ اور جناب غلام محی الدین کے ساتھ کچھ دیر قیام کیا۔ اس موقع پر مدرسہ عربیہ کی جدید عمارت کا معائنہ فرمایا، شام کے قریب پشاور روانہ ہوئے۔

۱۶ ربیع الاول: رات صدمہ سے پشاور پہنچنے پر مولانا ایوب جان بنوری کے ہاں قیام کیا اور صبح جامعہ اشرفیہ مسجد مہابت خان تشریف لے گئے، وہاں سے پھر دوپہر کے کھانے کے لئے حاجی کرم الہی کی دعوت پر ان کے ہاں چوک یادگار گئے۔ ۳ بجے ظہر اس چھ روزہ تبلیغی دورہ سے اکوڑہ خٹک واپس ہوئے۔

شیخ الحدیث کے دورہ پاڑہ چنار کے احوال شائع ہوتا:

۲۳ اکتوبر: والد ماجد کے دورہ پاڑہ چنار کا سفر نامہ و حالات وغیرہ ”انجام“ اور ”شہباز“ اخبار میں شائع ہوئے۔

قضیہ مصر پر کل جماعتی احتجاجی جلسہ:

۲ نومبر: آج یہاں دربار مسجد اکوڑہ خٹک میں والد ماجد کی صدارت میں کل جماعتی احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مصری مسلمانوں کے ساتھ تعاون کی اپیل کی گئی، والد ماجد مولانا بادشاہ گل، قاضی امین الحق صاحب نے قضیہ مصر کے موضوع پر تقریر کیں۔

احوال ذاتی (مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ) مصروفیات احساسات و منتخبات وغیرہ

۹ مارچ ۱۹۵۶ء: پشاور گیا جہاں نوائے پاکستان کا تبلیغی ایڈیشن اور ماہنامہ ”تذکرہ“ کا سالگرہ نمبر خریدا۔ الاعتصام اور خدام الدین لاہور کے مجلات ڈاک سے موصول ہوئے۔

۱۵ مارچ: بندہ نے میرزا ابد اور قطبی کا تقریری امتحان دیا۔

مولانا مودودی سے ملاقات اور دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت:

۳۰ مارچ: آج بندہ صبح خیبر میل کے ذریعہ پشاور گیا پہلے والدہ ماجد کو (معائنہ کے لئے) ہسپتال لے گیا اسکے بعد میں

اور محمود الحق حقانی جماعت اسلامی کی اجتماع گاہ واقع وائریس گراؤنڈ گئے جہاں مختلف دفاتر کا معائنہ کیا، اگلے مولانا سعد الدین مردان سے ملاقات ہوئی، بعد میں موصوف کی معیت میں مولانا مودودی سے ملنے ان کی قیام گاہ گئے وہ ایک خیمہ میں ٹھہرے تھے، مصافحہ کے بعد میں دائیں طرف بیٹھ گیا، جناب سردار علی خان امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد نے بندہ کا مودودی صاحب سے تعارف کرایا، جس پر انہوں نے دارالعلوم کے بارے میں گفتگو کی اور کہا کہ میں دارالعلوم آیا ہوں اور دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی، پھر دیگر باتیں کچھ دیر تک ہوتی رہیں۔ اس کے بعد مصافحہ کر کے رخصت لی پھر دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت کی، عصر کو پھر جماعت اسلامی کے اجتماع گاہ جانا ہوا، جہاں مولانا مودودی کی تقریر سنی اسلامی دستور کی مختصر تاریخ اور منظوری کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل موضوع سخن تھا، شام کو واپسی ہوئی۔

۲۵ اپریل: حضرت شیخ الاسلام مدنی مدظلہ کے خط کا جوابی مسودہ اور حضرت قبلہ قاری محمد طیب صاحب کے نام خط کا مسودہ بنانا پہلا ہو اور الے فتویٰ کا جواب نکال کر ناظم صاحب سے لکھوانا ہے۔

۳۱ مئی ۲۰ شوال: بندہ نے فارم داخلہ (دارالعلوم حقانیہ) پر کر لیا ہے، حمد للہ، مشکوٰۃ شریف، جلالین (امسال) پڑھنے کا خیال ہے۔ خداوند کریم توفیق عطا فرماوے۔

۱۳ اکتوبر ۸ ربیع الاول: بندہ محمود الحق حقانی سے ملنے اسلامیہ کالج پشاور گیا، رات وہاں گزاری اور اگلے دن شام کو واپسی ہوئی۔

۱۸ اکتوبر: الحاج سید نور بادشاہ کے معیت میں اضاحیل بالا گیا، مولانا رحیم اللہ باچا صاحب اور دیگر بادشاہان صاحبان کے ہاں دوپہر قیام کیا۔

۲۲ اکتوبر: بندہ پشاور گیا کچھ دیر قیام کے بعد بجے کے قریب کا صاحب روانہ ہوا، جہاں کچھ گھنٹوں تک میاں اکرم شاہ کے ہاں قیام ہوا اور پھر واپسی پر شیخ رحمہ کی زیارت کی۔

خاندانی علاقائی قومی وطنی اور عالمی واقعات

پشاور میں اینٹی ون یونٹ کا جلسہ:

(۲۳ فروری ۱۹۵۶ء) پشاور میں اینٹی ون یونٹ فرنٹ کا شاندار جلسہ ہوا، خان عبدالغفار خان جی ایم سید عبدالمجید سندھی وغیرہ نے شرکت کی۔

تاجدارِ حرم (شاہ سعود) کا پیغام:

تاجدارِ حرم کا پیغام (شاہ سعود کی تقریر میدان عرفات) پڑھا اس کا ترجمہ مولانا محمد سالم قاسمی دیوبندی نے کیا ہے، ابتداء میں قاری طیب صاحب مہتمم دیوبند کا مقدمہ ہے، ادارہ نشر و اشاعت دیوبند نے شائع کیا ہے۔

۱۲۵ اپریل ۱۳ رمضان: بعد از مغرب محترم خلیل الرحمن صاحب ابن یزید گوارم عبدالرحمن (شیخ الحدیث صاحب کاچا) کا لڑکا اور بندہ کا چھوٹا بھائی ہدایت الرحمن سلمہ پیدا ہوا، خدا سے نیک عمل اور علم کامل کیلئے زندہ و سلامت رکھے آمین۔

۸ مارچ ۲۳ اور ۲۵ شعبان کی درمیانی رات جامعہ (اسلامیہ اکوڑہ ٹنک) کا جلسہ اور عرس (پیر مہربان علی شاہ بابا جی) منعقد ہوا۔

علامہ مناظر احسن گیلانی کی وفات پر قلبی تاثرات اور دارالعلوم میں تعزیتی جلسہ اور شیخ الحدیث کا خطاب: ۵ جون ۲۵ شوال: دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند مقدس اسلاف کا صحیح جانشین اور سچا نمونہ ملک کے مشہور فاضل عابد سبیل تاریخ اور بقول مولانا قاری طیب کے عارج اوج روایت سلالہ آل رسول اور عبد الماجد دریابادی کی زبان سے ملک کا مشہور شہسوار موجودہ صدی کا ممتاز عالم پیکر و جبل علم اور حضرت شیخ مدنی مدظلہ کے اصطلاح میں ”اہل دل“ اور والد ماجد کے قول کے مطابق علوم قدیمہ و جدیدہ کا صحیح امتزاج پیدا کرنے والا اور سمیع (الحق) کے قلب و فکر کا بادشاہ آسمان علم کے شہنشاہ دربار رسول کے سرپائیاں ازا کا بردیوبند کے سراسر دریوزہ گر حضرت علامہ شیخ الفاضل الاجل سیدنا مولانا سید مناظر احسن گیلانی قدس سرہ العزیز بوقت صبح اس عالم ناپائیدار کو چھوڑ کر ہزاروں مشائقان علم و تحقیق کو یتیم کر گئے۔ ما کنت احسب قبل دفنک فی الثری ان الکواکب فی التراب۔

آپ تین سال مرض قلب میں مبتلا تھے اکثر دورے پڑتے۔ مگر وفات کے وقت آپ پر صحت اور خوشی کے علامات ظاہر ہو رہے تھے اکثر وہ اشعار جو مضمون فنا کے ہوتے تھے رجز اور وجد سے پڑتے جیسے فانی بدایونی کا یہ شعر

سنے جاتے نہ تھے تجھ سے میرے دن و دات کے شکوے کفن سر کاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ آخر عمر میں حضرت علامہ استخوان اور چڑے کا ڈھانچہ رہ گئے تھے۔ لیکن ہزاروں مشاہدے کرنے والوں کا قول ہے کہ وفات کے بعد بدن موٹا ہو گیا اور پہلو انوں جیسا ہو گیا سارے بدن پر گوشت بھر گیا تھا۔ یہ جسمانی حیات کے علامات و آثار تھے، باطنی حیات کا کیا سوچئے یقیناً حضرت کی باطنی حیات نہ صرف ان کے لئے بلکہ ہزاروں اوروں کے لئے باعث حیات قلب و روح ہوگی۔ ہرگز نہ میرا آنکھ دلش زندہ شدہ حق ثبت است بر جریدہ عالم دوام

یا ایہنا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک واضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی اور اس غرض کے لئے ایک وسیع میدان کو تلاش کرنا پڑا۔ اپنے دیہاتی مستقر گیلان (پٹنہ) میں اپنے خود کا شہہ باغ میں یہ خزانہ علم و تقویٰ اور آفتاب رشد و ہدایت سپرد خاک کیا گیا۔

مٹی میں کیا سمجھ کے چھپاتے ہو یہ گنبدِ علم ہے خزانہ زر نہیں

نماز جنازہ میں غیر مسلم بھی تہم کا گئے اور چھپتے اور چھپتے ہی ان کی وفات کا خبر آنی

آن میں سارے ہندوپاک میں پھیل گئی۔ ہمیں روزنامہ الجمعیت کے ذریعہ معلوم ہوا اور اس طرح ہم بد نصیبان ازل کو حضرت کی وفات کی خبر ہوئی۔ انفس ان کی ملاقات واستفادے کی حسرت دل ہی دل میں رہ گئی۔

حقانیہ میں مولانا مناظر احسن گیلانی کی وفات پر تعزیتی جلسہ کا انعقاد:

دارالعلوم حقانیہ میں ان کی وفات پر سوگ منایا گیا۔ ختم کلام پاک کا اہتمام طلباء و اساتذہ نے کیا اور حضرت کے روح پر ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ والد ماجد نے گھنڈہ بھر تک حضرت مرحوم کی علمی عظمت و جلالت خدمات اور عظیم الشان دینی و مذہبی کارناموں پر روشنی ڈالی اور ان کی حسرت آیات اور سانحہ وفات کو دنیائے علم و تقویٰ کا ایک عظیم حادثہ قرار دیا روزنامہ الجمعیت میں اس (تعزیتی) جلسہ کی رپورٹ بھی شائع ہوئی، تمام ہندوستان میں تعزیتی جلسے اور ختم ہائے کلام اور فاتحہ خوانیاں کی گئیں۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعہ وارضاء ورضی عنہ آخر عمر میں حضرت نے سوانح قاسمی لکھ کر دنیائے علم و تحقیق پر ایک عظیم احسان کیا۔ کاش آج ان کی سوانح کے لئے بھی کوئی مناظر احسن گیلانی پیدا ہوا اور ملت اسلامیہ پر علامہ گیلانی کے بے پایاں احسانات کا معمولی بدلہ تو اتارا جاسکے۔

اکوڑہ کے حجاج کی حج سے واپسی

۹ اگست ۵۶ء ۲ محرم ۱۳۷۶ھ: ڈاکٹر عبدالماجد صاحب (میاں ڈاکٹر صاحب) الحاج خان محمد امین خان بہادر اور محمد حسین خان سرفراز سے واپس ہوئے، طلبہ دارالعلوم حقانیہ اساتذہ و مسلمانان اکوڑہ خشک ان کا شاندار استقبال کیا۔

حضرت نورالشاخ ملا شور باز کا انتقال اور تذکرہ خدمات:

یکم تبصر ۲۵ محرم ۱۳۷۶ھ: افغانستان کے مشہور مذہبی و قومی رہنما حضرت نورالشاخ مولانا شور باز کا انتقال فرما گئے۔ وہ ایک عظیم مجاہد شخصیت تھے، انہوں نے اتباع سنت اور اعلائے حق و احیائے دین میں اپنے دادا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی سنت کو تازہ کیا، امیر امان اللہ خان نے جب ترکی تہذیب کے نام پر یورپی تہذیب و تمدن کو اپنے ملک میں رائج کرنا چاہا تو ملا مرحوم وہ فرد واحد تھے جو برسر اقتدار طبقہ سے ٹکر لینے کیلئے میدان جہاد میں نکلے اور انہیں ملک بدر کر کے آرام کی سانس لی اور عارضی طور پر پچھلے کو افغانی تخت پر بٹھادیا؟

آخر میں انہوں نے نادر شاہ کو تخت و تاج کا مالک بنایا اور یہ عہد لیا کہ وہ اسلامی احکام کی ترویج میں کوئی کسر نہیں اٹھائیں گے، علمی فیوضات و برکات کے علاوہ آپ کے روحانی فیوضات بھی عالم اسلام کے چار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے اکثر افغانی طلباء ان کے مرید و معتقد اور شاگرد ہیں۔ دارالعلوم میں تعزیتی اجلاس اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ختم کلام پاک کیا گیا۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کا سانحہ ارتحال اور تذکرہ حادثہ خاکسار:

۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۲ بمطابق ۲۷ ستمبر بروز جمعہ حضرت رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی انتقال فرما گئے۔ وہ مجلس احرار اسلام کے صدر، جمعیت العلماء ہند اور آل انڈیا کانگریس کے رکن تھے۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور حضرت والد صاحب کیلئے ان کا سانحہ ارتحال بڑا صدمہ تھا، ان کے ایصالِ ثواب کیلئے ختم کلام پاک کیا گیا۔ دارالعلوم میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں حضرت والد ماجد نے ان کے مناقب اور خدمات بیان کیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اکوڑہ خٹک میں جب فتنہ خاکسار نے سر اٹھایا اور اس کے باعث جنگ و جدال اور بد امنی ہو گئی اور تمام علماء کے لئے خطرہ زندان پیدا ہوا تو مجھے خاص طور سے اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا، اس سلسلے میں مولانا لدھیانوی دو دفعہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور اپنی خدا واد قابلیت اور حسن اخلاق سے اس فتنہ کو فرو کیا۔ والد صاحب نے خاکساروں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علماء از حد تنگ آ گئے تھے، ہم اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے درس دے رہے ہوتے تھے اور یہ لوگ باہر مولوی کا غلط مذہب ایک پیسہ اور دو پیسہ کی آوازیں کتے اس کے باعث علماء نے فیصلہ کیا کہ اب انہیں علمی میدان میں رسوا کرنا چاہیے تاکہ عوام پر ان کی دجل و دروغ گوئی آشکارا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں حاجی مہربان علی شاہ صاحب کی مسجد میں مجلس مناظرہ منعقد ہوئی، مولانا ہزاروی اور مولانا مروت وغیرہ بھی موجود تھے، میں اس مجلس کا حکم مقرر کیا گیا، میں نے کہا کہ بحث و مناظرہ کتابوں میں نہ ہو بلکہ فریقین میں سے مقرر شدہ افراد پانچ پانچ منٹ تقریر کریں، تاکہ عوام پر بھی کچھ حقیقت ظاہر ہو، بہر حال علامہ مشرقی کی کتاب ”تذکرہ“ سے خاص عبارات پڑھ لی گئیں اور اس طرح جیسا کہ حقیقت تھی فیصلہ خاکساروں کے خلاف ہوا اور اس شکست کے بعد ان کی کمرٹوٹ گئی اور زور ختم ہوا۔

جمعیت العلماء کے انیسویں سالانہ اجلاس سے شیخ مدنی کا خطاب:

۲۷ اکتوبر: سورت (ہند) میں جمعیت العلماء ہند کا انیسواں عظیم سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ حضرت سیدی و مولائی فی الدارین شیخ مدنی نے موجودہ حالات اور سیاسیات حاضرہ کے موضوع پر دلورہ انگیز انداز سے پرسوز خطبہ صدارت پیش کیا، آپ نے مسلمانوں سے صحیح کردار، حسن اخلاق اور اصلاح احوال کی اپیل کی، پست حوصلوں کی ڈھارس باندھنے اور ان سے سنی پیہم جاری رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہند میں اسلام شہاب الدین غوری کے تلواریں نہیں پھیلا بلکہ اسلام کی روشنی، جگمگاہٹ اور اسلام کی حیات و نشاۃ حضرت غریب نواز اجیرمی اور ان جیسے اکابر و مشائخ کے نیک انفاس کے طفیل ہوئی، شیخ مدنی نے مسلمانوں کے حال اور ماضی و مستقبل پر تفصیل سے روشنی ڈالی، خداوند کریم ہند کے مظلوم اور غریب مسلمانوں کی تسلی اور فلاح کے لئے حضرت شیخ اقدس کی ذات بابرکات کو تادیر قائم و سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین

اسرائیل اور مصر کے درمیان گھمسان جنگ:

۳۱ اکتوبر: اسرائیل اور مصر کے درمیان گھمسان کا رَن شروع ہوا۔ مصر 'شام' سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک نے عام جنگ بندی کا اعلان کر دیا، فرانس اور برطانیہ نے قیام امن کیلئے نہر سوئز میں افواج اتارنے کی اجازت مانگی (بحوالہ انجام)

فرانس اور برطانیہ کا اسرائیلی حمایت میں مصر پر حملہ اور سینکڑوں عربوں کی شہادت:

یکم نومبر: طعون و مغضوب فرانس اور برطانیہ نے قاہرہ اور مصر کے دوسرے شہروں پر یلغار اور بمباری شروع کر دی، سینکڑوں عرب شہید ہوئے۔ صحرائے سینائی پر اسرائیل کی جنگ جاری ہے۔
۲ نومبر: اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے غزہ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ کہ مصری افواج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں، برطانیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے مصر کے سو جہاز ناکارہ اور تباہ کر دیئے ہیں، اسی طرح مصر کے ریڈیو ٹرانسمیٹر پر بھی بمباری کی گئی۔

احوال و کوائف دارالعلوم

۱۸ ستمبر ۱۲: والد ماجد اور دارالعلوم کے مقامی اراکین نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعرات ۱۴ صفر المظفر ۲۰ ستمبر ۵۶ء سے جدید تعمیر بر لب سڑک (جی ٹی روڈ) میں تعلیم و تدریس شروع کر دی جائے اس فیصلے کی خبر سے دارالعلوم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

مسجد سے دارالعلوم حقانیہ کی منتقلی:

۱۴ صفر المظفر: آج کا دن سرحد کے علمی تاریخ اور دارالعلوم کے دور حیات و عروج میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس کی نظیر نہیں۔ آج دارالعلوم کے دارالاند ریس میں ختم کلام پاک سے باقاعدہ تعلیم و تدریس کا افتتاح ہو گیا، افتتاحی پروگرام میں والد صاحب نے تفصیلی تقریر فرمائی (جو آگے آرہی ہے)

جب دارالعلوم حقانیہ مسجد سے مدرسہ میں منتقل ہوا

اس خلاق عظیم و خدائے خیر و توانا کا کس زبان اور کس لہجہ اور کس ذریعہ سے شکریہ ادا کیا جائے، جس نے اپنے احسانات اور اسبابِ انعام کی بارش برسا کر آج ہم تا توانوں اور بے بغضاعتوں کو ایسا مبارک دن دیکھنا نصیب فرمایا۔

آج اگر ہم اپنی قسمت پر جتنا رشک جتنا غبطہ اور جتنا فخر کریں ہم حق بجانب ہیں۔ اور اس کا مبارک تذکار تاریخ میں ایک مقدس اور مبارک دن ہے یہ دن اور اس کا مبارک تذکار تاریخ اسلام میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ زر سے نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ دارالعلوم کے علوم و درجیاں سے کائنات علم کی تخلیق و تدوین ہوگی دارالعلوم سے جہالت اور گمراہی

کی وادیاں لالہ زاروں میں تہدیل ہو جائیں گی اس کی ضیاء پاشیوں سے غلٹ کدہ کفر والحاد جگمگا اٹھیں گے۔ جمہرات کا وہ مقدس دن ایسے مبارک دن کا طلوع ہے۔ جس کے انتظار میں راتیں اور طویل مساعات عمر کروٹیں لیتے لیتے بسر کر دی گئی تھیں۔ آج کا دن دارالعلوم کے قلعہ دردمندارا کین و معاونین کی وہ خوابی عمارت جنہیں ان حضرات نے خلوص۔ ایثار۔ قربانی اور للہیت کے چوہنے اور گارے سے کھڑا کر دیا تھا۔ عالم وجود میں ظاہر ہوئی۔ ان کی دیہینہ آرزوئیں پوری ہوئیں ان کے دلوں اور دیہینہ تمنائیں ظاہر ہونے لگیں ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

ایں سعادت بزور ہاز و نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ان الفضل بید اللہ یوقیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اے خداوند قدوس قلوب و اسرار کے مالک تو ہماری نیتوں کو اپنے لئے خالص اور صاف کر دے تو دارالعلوم کی تعمیر کو اخلاص و جہاد۔ نیت و عمل کا سیسہ پلا دے۔

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس ۱۶ ستمبر ۵۶ھ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق آج بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کو جدید زیر تعمیر عمارت (برلب جی ٹی روڈ) میں منتقل کر دیا گیا۔ جمعرات کے دن اس نقل مکانی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت اور طریقہ حب الخرج یوم الخیس کا اتباع بھی نصیب ہوا جسے کعب بن مالکؓ نے اپنی روایت میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد ہے کہ۔ ان النبیٰ یمشیٰ یوم الخمیس فی غزوة تبوک و کان یحب۔ ان یمشیٰ یوم الخمیس۔ یعنی تبوک جیسے مہتمم بالاثان اور عظیم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن کلنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ نبی کریم ﷺ کے ارادی اور قصدی طور پر یہ خواہش اور محبت تھی کہ اس اہم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن سفر کیا جائے تو قوم و ملت کی صحیح اسلامی اور دینی ضروریات پوری کرنے والے اس عظیم دینی کارخانے کے لئے ایسی سعادت حاصل نہ کرنا اور اسے ترک کرنا کیوں گوارا ہو سکتا جمعرات کے دن بارگاہ الہی میں پیش ہونے والے اعمال صالحہ میں یہ کیسے ہو سکتا کہ ایسا عظیم اور اہم اور ”عمل الصالح“، تعلیم الکتاب والسنة و اصلاح الناس والمسلمین شامل نہ ہو۔

سنت نبوی کا اتباع کرتے ہوئے جمعرات کے دن یہ دارالعلوم دار غربت اور مرکز البرکت اور غمام علم و عرفان احاطہ قدیم (مسجد شیخ الحدیث) سے منتقل ہو کر اس عظیم انعام خداوندی۔ انعام مجسم میں معروف علم و عمل ہوا۔ ابتداء میں ختم کلام پاک کیا گیا۔ تاکہ یہ سعادت عظمیٰ ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے، ختم کلام پاک کے بعد سب طلباء مشرقی درگاہوں کے والان میں جمع ہوئے دارالعلوم کے بانی اور روح روان حضرت والد ماجد نے بمسوط تقریر کی طلباء کو اپنے دل کے دلوں اور آرزوئیں ظاہر کرتے ہوئے نصائح و ہدایات پر مشتمل تقریر کی آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے جیسا کہ

چاہئے تھا فرمایا۔

خطاب شیخ الحدیث برافتناح جدید عمارت تھانیہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب سے پہلے اس مالک الملک کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمایا اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم کہیں گندگی کے کیڑے یا مچھر وغیرہ ہوتے یا کہیں کے حیوانات و جمادات ہوتے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ احسان عظیم کہ ہمیں انسان کے اشرف کردہ اور بہترین جماعت میں منتخب کیا رسول اقدس کا ارشاد ہے کہ من یرود اللہ بہ خیراً یفقہ فی الدین ہمیں قوم کی امامت و ہدایت کا مقام بلند عطا فرمایا گیا۔ آج ہم ناچیزوں پر ان کا ایک عظیم اور تازہ احسان دارالعلوم تھانیہ کی اس عظیم بلڈنگ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ورنہ ہم کیا ہیں ہماری حیثیت کیا ہے ان گونا گون اور چند در چند نعمتوں اور حیثیتوں کا تقاضا ہے کہ ہم استقامت عزم و صبر کے چکر ہوں ہر قسم کی تکالیف و مصائب برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں اشد الناس بلاء الا نبیاء ثم الا مثل فلا الا مثل

علم دین کے طالب العلوم اور اہل علم پر تکالیف آلام غربت و افلاس کا آنا ان کے تصلب فی الدین اور مضبوطی کی دلیل ہے آج سے قبل ہمارا نظام تعلیم اور زندگی ایک مختصر مسجد میں تھی خداوند کریم اس کے ہانوں کو جزائے خیر عطا فرمادے میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ یا اللہ اس مسجد (یعنی مسجد محلہ سکے زئی) کے ہانوں میں کون سا اخلاص اور خلوص عمل تھا کہ قیام دارالعلوم کے بعد ۹ سال اور تقسیم سے قبل میرے ساتھ تقریباً دس سال اس میں باقاعدہ درس کا سلسلہ جاری ہوا اور کم از کم اس ۱۱-۱۲ سال کی مدت میں یہاں ہزاروں افراد علم دین کی نعمت سے سرشار ہوئے اس کا اجر ان کے عمل ناموں میں لکھا جائے گا۔

قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم تھانیہ اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کے اتباع کا شرف نگوئی اور غیر اختیاری امور میں بھی دے دیا۔ دارالعلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک مسجد میں ہوئی اللہ نے ہمیں یہ فخر دیا کہ دارالعلوم تھانیہ کی بنیاد اور ابتدا بھی مسجد سے ہوئی آج مسجد محبت دنیا میں تاریخی حیثیت اور عظیم شرف و عظمت کی حامل ہے ہم سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیوں اتنا شرف عطا فرمایا ہم تو کسی چیز کے قائل نہیں ہیں ہم نے دین کی کیا خدمت کی۔ (اس کے بعد حضرت والد صاحب نے ہر قسم کے آلام و مصائب اور علم دین کے راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا) ”حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوئی جب دہلی میں پڑھتے تھے تو رات کے وقت دکانداروں کے دکان بند کرنے کے بعد یہ حضرات سڑی ہوئی، سبزیوں وغیرہ کے پتوں کو اٹھا لاتے اور اسے پکا کر کھاتے ایسے طریقوں سے انہوں نے علم حاصل کیا، میں جب بنیاد دیوبند پڑھنے گیا۔ تو رمضان کی تعطیل ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ یہ دو مہینے کیوں ضائع ہوں اس لئے دہلی

کیا تعقیقات مسلم پڑھنے کے لئے، والد صاحب مرحوم اگرچہ باقاعدہ خرچہ ارسال کرتے پھر بھی دو تین میل جانا پڑتا اور روٹی حاصل کرنے کے لئے تکالیف برداشت کیں۔ اسی طرح ہم ایک دفعہ ”نوی کلی“ صوابی مقام میں ملا حسن پڑھنے کے لئے مقیم ہوئے۔ رمضان کا مہینہ آیا۔ محلہ والے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں طلبہ ہیں ان کیلئے روٹی و سالن کا بندوبست کیا جائے فیصلہ یہ ہوا کہ ہمیں والا صاحب آدھ سیر لسی اور گائے والا ایک پاؤ لسی سحری اور شام کے وقت لایا کرے۔ چنانچہ ہم لسی پر گزارا کرتے رہے اور روزے رکھتے رہے آپ کو بھی چاہئے کہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں۔ اب تو بھگوان آپ کو کس قسم کے اخراجات اور تکالیف بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے۔ سرکاری اداروں اور سکولوں میں سینکڑوں روپے کی لاگت کے علاوہ ہر افسر استاد کی سلامی اور چالپوسی علیحدہ کرنی پڑتی ہے اس لئے ہمیں ہر حال میں شاکر و صابر رہنا چاہئے۔ اسی کے بعد آپ نے معاونین و اراکین کے لئے دعا کی اور اسباق باقاعدہ شروع کر دیئے گئے۔ درسگاہوں کی تقسیم قرعہ اندازی کے ذریعے ہوئی۔

دارالند ریس میں شیشوں کی فنگ اور رنگائی:

۸ اکتوبر ۲۴ ربیع الاول: دارالعلوم حقانیہ کے دارالند ریس میں شیشوں کی فنگ اور رنگائی کا کام شروع ہو گیا۔

دارالعلوم کی تعطیلات

۱۱ اکتوبر ۶ ربیع الاول: آج سے ۲۲ اکتوبر تک دارالعلوم حقانیہ کے تعطیلات ہوں گے، ان تعطیلات میں طلبہ کے ذریعہ دارالعلوم کے لئے فراہمی چندہ کی کوشش ہوئی ہے۔

ہاسل کی تعمیر پلستر اور چس کا کام

۱۸ اکتوبر ۱۳ ربیع الاول: دارالحدیث کے پلستر اور حاشیوں پر چس لگانے کا کام مکمل ہوا۔

۲۳ اکتوبر: دارالعلوم کے احاطہ (ہاسل) اور گیٹ کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔

۲۴ اکتوبر: کنوینئر تعمیر می کمیٹی الحاج شیر افضل خان صاحب نے دارالعلوم کی تعمیرات کا معائنہ کیا اور پھر والد ماجد سے گفتگو بھرتک مشاورت کی۔

دارالحدیث کے فرنٹ کی تعمیر

۲۹ اکتوبر: دارالحدیث کے فرنٹ والے حصے کی تعمیر شروع ہے۔ علم دین کے اس مرکز کا چہرہ جتنا زیادہ خوبصورت اور نمایاں ہو بہتر ہے۔

۲۹ اکتوبر: میاں اکرم شاہ زیارت کا صاحب تشریف لائے والد ماجد سے ملاقات کے بعد شام کو دارالعلوم کا معائنہ کیا

وضو خانوں کی تعمیر: ۳۰ اکتوبر کنویں کے قریب سیلوں (وضو خانوں) کی تعمیر شروع ہے۔